www.abdulhaq.info/articles/hinduism/
Paigham Sulh, 26 May 1926

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیغام صلح

جلد ۱۴ — ۱۳ ذی قعدہ ۱۳۴۴ھ — نمبر ۲۰

سوامی شردھانند کا نیا اعلان جنگ

اسلام اور آریہ سماج کی دوسری لڑائی

شدھی کا حملہ پھر شروع ہونیوالا ہے

ہندوستان کے طول و عرض میں بہت سے ایسے علاقے ہیں جہاں پر صدیوں پیشتر بعض قوموں نے برضا و رغبت اسلام قبول کیا۔ لیکن مسلمان علماء کی ماہم خیز غفلت کے باعث آج تک وہ محض نام کی مسلمان ہیں صحیح اسلامی زندگی سے وہ ایسا ہی دور ہیں جیسی دوسری غیر مسلم قومیں وہ آج تک اپنے آبائی رسم و رواج کی پابند ہیں۔ جو اسلام کے بالکل منافی ہیں۔ تعلیمات اسلامی سے انہیں واقفیت ہی کیا ہوگی۔ ان کی حالت تو یہ ہے کہ ابھی تک نام بھی ان کے ہندوانہ ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ حالت خطرہ سے خالی نہیں۔ دوسرے مذاہب جب چاہیں ان کے متاع ایمان پر چھاپہ مار سکتے ہیں۔ اور انہیں ارتداد کے گڑھے میں اتار سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی اسی بے اعتنائی اور سرد مہری کا نتیجہ تھا کہ ہندو قوم کے ایک طبقہ کو شدھی کی دھن سمائی۔

۱۹۲۳ء کے شروع میں برادران وطن نے تحریک شدھی جاری کی۔ اس سے ان کی غرض یہ تھی کہ ایسی تمام نومسلم قوموں کو جو اسلام سے ابھی تک ناواقف ہیں۔ اور ہندو رسم و رواج کا اثر ان پر غالب ہے۔ ان کو اسلام سے منحرف کر کے ہندو مذہب میں داخل کیا جائے۔ اور اس طرح سے مسلمانوں کو ہندوستان میں تعداد کے لحاظ سے کمزور کر دیا جائے۔ سب سے پہلے یہ کام آگرہ اور اس کے گرد و نواح کے اضلاع میں شروع کیا گیا اور آخر آہستہ آہستہ ہندوستان کے تمام حصص میں پھیل گیا۔ اس تحریک کا جس جوش اور سرعت کے ساتھ ہندو قوم کی طرف سے خیر مقدم کیا گیا۔ وہ سوامی شردھانند کے ایک تازہ بیان سے ظاہر ہے۔ سوامی جی فرماتے ہیں کہ انہوں نے فروری ۱۹۲۳ء میں بھارتیہ ہندو شدھی سبھا کی حیثیت سے ڈیڑھ لاکھ روپے کے لئے اپیل کی۔ اور یہ روپیہ تھوڑے ہی عرصہ میں جمع ہو گیا اور اس زور سے کام شروع ہوا کہ صرف پہلے دس مہینے میں ضلع آگرہ اور اس کے گرد و نواح اور پنجاب کے بعض متصلہ اضلاع سے قریباً پچاس ہزار نو مسلموں کو شدھ کر کے ہندو مذہب میں داخل کیا گیا۔ اس کے بعد چونکہ صدر بدل گیا تھا۔ اس لئے تحریک میں وہ شدت اور تندہی نہ رہی۔

اب پھر بھارتیہ ہندو شدھی سبھا نے پورے زور سے کام کرنے کا تہیہ کیا ہے۔ ۱۴۔۱۳ مارچ ۱۹۲۶ء کے اجلاس دہلی میں یہ تجویز منظور ہوئی تھی کہ سبھا کا دفتر لکھنؤ سے دہلی میں منتقل کیا جائے۔ اور اس تحریک کو از سر نو زندہ کرنے کی غرض سے سوامی شردھانند پھر اس کی صدارت در ہنمائی اپنے ہاتھ میں لیں۔ سوامی جی نے اس بار گراں کو اٹھا لیا ہے اور بیش از بیش قوت سے اس تحریک کو چلانے کا اعلان کیا ہے۔ تمام ہندو قوم سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ سر دست اس مقصد کے لئے کم از کم دس ہزار روپیہ ایک ماہ کے اندر اندر جمع کر دے۔ اگر اس اپیل کا جواب حوصلہ افزا ہوا۔ تو سوامی جی ماہ جون کے آخری ہفتہ میں صوبہ متحدہ اور پنجاب کا دورہ کرنے کے لئے اپنا پروگرام تیار کریں گے

سوامی جی کو چندہ جمع کرنے میں جو کمال حاصل ہے وہ شاید ہی کسی ہندوستانی لیڈر کو حاصل ہو۔ آپ نے ہندوؤں کو اشتعال دلانے اور شدھی کا جال پھیلانے کے لئے نہایت موثر پیرایہ اختیار کیا ہے۔ اس نئے اعلان جنگ میں آپ یوں گہر افشانی فرماتے ہیں:۔

> اب وقت نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے آرام سے بیٹھا جائے اب تو مسلمانوں کے قومی لیڈروں نے بھی دہلی میں خلافت کانفرنس کا خاص اجلاس بلا کر پچھلے دنوں میں جنگ کا مجاز بدل لیا ہے۔ اور ہر ایک مسلمان کا شیوا اس کے مذہب کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ بالعموم تمام دنیا کو لیکن خاص طور پر ہر ایک ہندو (آریہ) کو یعنی ایک بازاری لڑکے سے لے کر مہاتما گاندھی تک کو دھرم سے پتیت کر کے تنگدلی اور بغض و تعصب اور جہاد کے مذہب میں داخل کر لیا جائے۔
>
> مسلم لیگ۔ تنظیم۔ خلافت و دیگر مسلمانی انجمنوں سے فتوے صادر ہو چکے ہیں کہ کافروں کو قبول اسلام کرانے کے لئے ہر ایک طریقہ استعمال کیا جائے۔ ہندو جاتی اور اس کے نیتاؤں کو للکارا گیا ہے۔ کہ اپنی حفاظت کرو۔ ایسے نازک موقع پر طاقت یا ذرائع کی کمی کا عذر نہیں سنا جا سکتا اس لئے ایسے سمے میں ہندو جاتی کا کام تو یہ ہے کہ شدھی کے کام کو دگنی طاقت سے جاری رکھا جائے۔ ہر ایک جات کے ہندوؤں کو نئے تبلیغی پروپیگنڈا کے فریب سے بچایا جائے۔ اور دیش کے کونہ کونہ میں ہندو سنگٹھن کو مضبوط بنایا جائے میں خود بھی اس تحریک میں اپنا پورا بھاگ لونگا بشرطیکہ ہندو سماج کے ہر ایک چھوٹے بڑے سے اس تحریک کے لئے امداد آئے گی۔

سوامی جی کو اسلام سے جو بغض و عناد ہے وہ اس اعلان سے بخوبی مترشح ہو رہا ہے۔ آپ اسلام کو تنگ دلی اور بغض و تعصب کا مذہب سمجھتے ہیں ایسی حالت میں مسلمانوں کو یہ امید ہرگز نہ رکھنی چاہیے کہ سوامی جی اسلام اور مسلمانوں کے متعلق کسی انصاف سے کام لیں گے۔ ان کے گزشتہ طرز عمل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کی دشمنی ان کی گھٹی میں پڑی ہے۔ اب مسلمانوں کو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ تحریک شدھی کی باگ ڈور ایک ایسے دشمن اسلام کے ہاتھ میں آئی ہے۔ جو اسلام کو ہندوستان سے بالکل نیست و نابود کرنا چاہتا ہے۔ یہ آثار اچھے نظر نہیں آتے۔ اگر مسلمانوں کو ہندوستان میں رہنا ہے۔ اور عزت سے زندگی بسر کرنا ہے تو انہیں چاہیے کہ وہ خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ اور اس جماعت کے مقابلہ کے لئے جس نے علی الاعلان حملے کا الٹی میٹم دے دیا ہے۔ اسلام کو بچانے کے لئے میدان میں اتریں۔

اس وقت تک تحریک شدھی کی روک تھام کے لئے مسلمانوں کی مختلف جماعتوں کی طرف سے جو کچھ کیا گیا ہے۔ وہ بالکل ناکافی اور غیر مستقل ہے۔ بھارتیہ ہندو شدھی سبھا ایک آل انڈیا انتظام ہے۔ جو نہایت باقاعدگی کے ساتھ چل رہا ہے۔ اس کی پشت پر ۲۲ کروڑ ہندوؤں کی ہر قسم کی امداد ہے۔ اس کے مقابلہ میں مسلمانوں نے جو آل انڈیا تبلیغی نظام "جمعیتہ مرکزیہ تبلیغ الاسلام" کے نام سے قائم کیا تھا وہ ایک نہایت محدود حلقہ میں ختم ہو کر رہ گیا۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں اس کا سلسلہ ایسا وسیع نہیں جیسا کہ شدھی سبھا کا ہے مالی حالت کا تو پوچھنا ہی کیا۔ شدھی سبھا تو ایک اپیل پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ جمع کر لیتی ہے۔ لیکن جمعیتہ تبلیغ الاسلام کے درد دل رکھنے والے کارکن مالی مشکلات کی وجہ سے مارے مارے پھرتے ہیں تب کہیں جا کر اخراجات پورے ہوتے ہیں۔ پھر ہندوؤں کی تمام جماعتیں شدھی کے معاملہ میں متحد و متفق ہیں۔ لیکن خیر الامم کی مختلف جماعتیں میدان تبلیغ میں بھی باہمی تکفیر بازی کے مہلک ہتھیار استعمال کر رہی ہیں۔ وہ طاقت جو دشمن کے مقابلہ میں مشترکہ طور پر صرف ہونی چاہیے آپس ہی کی خانہ جنگی میں تباہ ہو رہی ہے۔ اگر یہی لیل و نہار ہے تو کون کہہ سکتا ہے کہ اسلام کی ہندوستان میں کل کو کیا حالت ہوگی